# 136438 ـ بیوی کا بہنوئی بیوی کو موبائل میسج کرتا ہے لیکن خاوند اسے ناپسند کرتا ہے

## سوال

مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری بیوی کا بہنوئی اسے موبائل پر ایم ایس ایم میسج کرتا ہے، تو میں غصہ ہوا اور بیوی کو کہا کہ وہ اپنے موبائل کا نمبر تبدیل کر دے، اور اپنی بہن کو کہے کہ وہ میری بیوی کو میسج کرنا بند کر دے، لیکن میری بیوی نے مجھے جواب دیا کہ وہ تو میرے بھائی جیسا ہے اور بڑا احترام کرتا ہے، اور اس نے ابھی تک اس میں کوئی بداخلاقی نہیں دیکھی.

مجھے غیرت اور عناد نے آ لیا اور میں غصہ میں آگیا میں نے کہا کہ بس اس کے ساتھ رہو " میرا مقصد یہ تھا کہ جاؤ میں تم پر غیرت نہیں کرونگا، میرے ذہن میں آیا کہ اسے طلاق دے دوں، لیکن جب میں نے یہ کلمہ کہا تھا تو طلاق کا ارادہ و مقصد نہ تھا، جب مجھے علم ہوا ہے کہ دخول سے قبل طلاق دینے میں کوئی رجوع نہیں تو میں خوفزدہ ہوں، لیکن نیا نکاح نئے مہر کے ساتھ ہو سکتا ہے.

اور ہو سکتا ہے یہ طلاق کا موضوع اس لیے بن گیا ہو کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بات چیت میں باریکي اختیار کرنے لگا ہوں، کہ کہیں طلاق واقع نہ ہو جائے، اور بہت جلد میں اپنی کلام کا تدارک کر لیتا ہوں اور اسے طلاق کے شبہ سے دور کر دیتا ہوں.

بہرحال یہ جملہ کہنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ ہو سکتا ہے میری بیوی ك واس کلمہ سے طلاق ہو جائے، پھر یاد آیا کہ قرینہ موجود ہونے کی صورت میں کنایہ کے الفاظ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور یہاں قرینہ غصہ ہے، میں اتنا غصہ میں آ گیا کہ میری رگیں پھول گئیں اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا، میں اب تك سوچتا ہوں کہ کیا میری بیوی کو مجھ سے اتنی جلدی اور اتنی سہولت سے طلاق ہو سکتی ہے، اور بعض اوقات تو زیادہ سوچنے کی بنا پر مجھے اپنی نیت پر وسوسہ سا ہونے لگتا ہے کہ جب میں نے یہ جملہ بولا تھا تو میری نیت کیا تھی اور بعض اوقات میں طلاق واقع ہونے کا احساس کرتا ہوں اور بعض اوقات اس کی نفی ہوتی ہے.

میں بہت پریشانی کی حالت میں ہوں برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں فتوی دیں اور میرے شك کو یقین سے ختم کریں.

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کا اپنی بیوی کو " بس تم اس کے ساتھ رہو " کہنے میں طلاق کا بھی احتمال ہے اور طلاق کا احتمال نہیں بھی،

بلکہ یہ الفاظ طلاق کی بجائے دوسرے معنوں میں زیادہ ظاہر ہیں اور یہ الفاظ کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے جس سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، چاہے قرینہ پایا گیا ہو یا یا قرینہ نہ ہو راجح یہی ہے.

زاد المستقنع میں ہے:

" کنایہ والے لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی قرینہ ایسا ہو جو الفاظ کے ساتھ ملا ہو، لیکن جھگڑے یا غصہ یا پھر بیوی کے سوال کے جواب میں " انتہی مختصرا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

" یہ تین حالات ہیں جہاں کنایہ والے الفاظ سے بغیر نیت کے طلاق واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ مؤلف کا قول: " جھگڑے کی حالت میں " یعنی بیوی کے ساتھ جھگڑا ہو تو خاوند کہے جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، تو طلاق واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہو، کیونکہ ہمارے پاس قرینہ ہے کہ اس بیوی کو علیحدہ کرنے کا ارادہ کیا تھا.

اور یہ قول: " یا غصہ کی حالت میں " یعی غصہ کی حالت میں چاہے وہ جھگڑے کے بغیر ہو مثلا وہ اسے کسی کام کا حکم دے کہ تم یہ کام کرو تو بیوی وہ کام نہ کرے اور خاوند غصہ ہو کر کہے: جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ، تو طلاق واقع ہو جائیگی چاہے وہ نیت نہ بھی کرے.

اور یہ قول: " بیوی کے سوال کے جواب میں " یعنی بیوی کہتی ہے کہ مجھے طلاق دے دو، تو خاوند کہے جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ تو طلاق واقع ہو جائیگی...

لیکن صحیح یہ ہے کہ کنایہ والے الفاظ سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، حتی کہ ان حالات میں بھی؛ کیونکہ ہو سکتا ہے انسان بیوی کو غصہ کی حالت میں کہے کہ نکل جاؤ، یا اس طرح کے اور الفاظ اور اس کی نیت میں مطلقا طلاق دینے کا ارادہ نہ تھا... " انتہی

دیکھیں الشرح الممتع ( 13 / 75 ).

آپ کو چاہیے کہ آپ وسوسہ سے طلاق کے بارہ میں اس کی بات قبول کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ وسوسہ بہت بری بیماری اور شر ہے.

دوم:

آپ کا اپنی بیوی کے بارہ میں غیرت کرنا بہت اچھی بات ہے، اور اس کے بہنوئی کا آپ کی بیوی کے ساتھ خط و کتاب سے روکنا آپ کے لیے مشروع ہے، اور بیوی کو چاہیے کہ وہ آپ کی بات کو تسلیم کرے، کیونکہ اس کا

بہنوئی اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے.

اور وہ اس کے بھائی جیسا نہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے، اس لیے اس کے ساتھ نہ تو خلوت کرنا جائز ہے، اور نہ ہی اس سے مصافحہ کرنا، اور اس کے سامنے بغیر پردہ کیے آنا بھی جائز نہیں، اور یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے ساتھ بات چیت میں لچك اور نرم رویہ اختیار کیا جائے، بلکہ بوقت ضرورت اس کے ساتھ صرف مقصد کی بات کی جائے اور ہنسی مذاق سے اجتناب کیا جائے.

اور موبائل کے ذریعہ ایك دوسرے کو میسج کرنا ایك قسم کا تساہل ہے اور عدم ضبط ہے، جو فتنہ و فساد کی طرف لے جانے کا باعث بن سکتا ہے، چاہے کوئی نیك وصالح شخص ہی ہو، اس لیے اہل علم کی ایك جماعت نے صراحتا بیان کیا ہے کہ مرد و عورت کے مابین مراسلہ و خط و کتابت کرنا حرام ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کسی بھی انسان کے لیے کسی اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ خط و کتابت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں فتنہ و خرابی پائی جاتی ہے، اور بعض خط و کتابت کرنے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ اس میں کوئی فتنہ و فساد اور خرابی نہیں، لیکن شیطان ہمیشہ اس مرد کو بھی اور اس عورت کو بھی گمراہ کر کے چھوڑےگا "

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حکم دیا ہے کہ جو کوئی بھی دجال کے متعلق سنے تو وہ اس سے دور رہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ شخص دجال کے پاس آئیگا تو مومن ہوگا، لیکن دجال اس کو مستقل گمراہ کرتا رہےگا حتی کہ اسے فتنہ میں ڈال دےگا.

اس لیے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں خط وکتاب کرنا بہت زیادہ خطرناك ہے، اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے اگرچہ سائل یہ کہے کہ اس خط و کتاب میں عشق و محبت تو نہیں " انتہی

فتاوی المراۃ المسلمۃ ( 2 / 578 ).

اور شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ خط و کتابت کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" یہ عمل جائز نہیں؛ کیونکہ اس سے دونوں میں شہوت میں انگیخت پیدا ہوتی ہے، اور یہ احساسات کو ابھارتا ہے حتی کہ ملاقات اور ٹیلی فون پر بات چیت کا باعث بنتا ہے، اور اس خط و کتابت سے بہت زیادہ فتنہ پیدا ہوتا ہے اور دل میں زنا کی محبت پیدا ہوتی ہے جس سے فحاشی کا ارتکاب ہوتا ہے یا اس کا سبب بنتی ہے.

اس لیے ہم ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کی مصلحت چاہتا ہے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ ك واس خط و

کتابت سے محفوظ رکھے اور ٹیلی فون کالوں سے اپنے آپ کو بچائے، تا کہ دین کی بھی حفاظت ہو اور عزت بھی محفوظ رہے"

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے" انتہی

سابقہ بالا مصدر سے ماخوذ.

اس لیے ہماری آپ کی بیوی کو یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے موبائل کا نمبر تبدیل کر دے، یا پھر اپنی بہن کو کہے کہ وہ اپنے خاوند کو بتا دے کہ ان موبائل میسج سے باز آ جائے، تا کہ یہ باب بند کیا جاسکے، اور فتنہ و خرابی کو روکا جا سکے، اور خاوند کا اپنی بیوی کے بارہ میں غیرت کے حق کا خیال رکھے اور اپنی اور اپنے گھر والوں کی عزت کا بھی خیال کرے.

ہمیں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی نے اپنے بہنوئی کے ساتھ بات چیت کرنے یا اس کے ساتھ بیٹھنے میں تساہل سے کام لیا ہے، اسی لیے اس نے اس کے ساتھ تعارف کیا اور اس کا موبائل نمبر بھی لیا اور وہ اس کو میسج ارسال کرنے لگا، اور یہ چیز حرام ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .